100431 ـ يورپ ميں فاسٹ فوڈ ريسٹورنٹ سے كھانا

سوال

ميرا سوال برطانيہ ميں فاسٹ فوڈ ريسٹورنٹ ميں كھانے كے متعلق ہے، ميں نے سوال نمبر (12776) كے جواب ميں پڑھا ہے جو اہل كتاب كے ذبح كردہ كو كھانے كے جواز كى طرف اشارہ ہے كہ جب اسے جھٹكا سے ذبح نہ كيا گيا ہو، اور موت سے قبل اسے ذبح كر ليا گيا ہو.
حقيقت ميں ميرے ہاتھ ايك برطانوى اخبار لگا جس ميں ذبح كا تفصيل بيان كى گئى ہے جس كا عنوان ہے " تمہارے دسترخوان تك گوشت كيسے پہنچتا ہے " اس تفصيل ميں بيان كيا گيا ہے كہ گائے پر پندرہ سينٹى ميٹر كے فاصلہ سے گولى فائر كى جاتى ہے جو اسے قتل نہيں كرتى بلكہ اس كى حركت كو شل كر ديتى ہے، پھر اسے مذبح خانہ ميں لٹكايا جاتا ہے تا كہ گردن كے بالكل اوپر سے سر كاٹا جا سكے، تو كيا اس طرح كا ذبح كردہ گوشت كھانا جائز ہے يا دوسرے معنوں ميں اگر ہم فرض كريں كہ وہ اس طريقہ سے ذبح كرتے ہيں تو كيا يورپى ہوٹلوں ميں كھانا كھانا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شرعى طريقہ پر مذبوح كردہ جانور ميں سب سے اہم شرط يہ ہے كہ جانور ذبح كے وقت زندہ ہو، ذبح كے وقت جانور كا زندہ ہونے كے معانى كى تفصيل اور تقسيم فقہاء كے ہاں بہت زيادہ ہے، اور ہلاكت كے بعض اسباب ميں فرق بھى كيا گيا ہے مثلا گلا گھونٹ كر ہلاك كرنا، يا اوپر سے گرا كر، اور كوئى ايسا سبب نہ پايا جاتا ہو جو ہلاكت كى باعث بنے، مگر ان تفصيلات ميں ان شاء اللہ يہى نكلتا ہے كہ شرعى طور پر ذبح ميں جانور ميں زندگى كا وجود ہونا كافى ہے، اور اس كى علامت اور نشانى خون كا بہنا ہے اس سے زيادہ كوئى شرط نہيں لگائى جاتى.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" صحيح يہ ہے كہ: اگر جانور زندہ ہو اور اسے ذبح كر ديا جائے تو اسے كھانا حلال ہے، اور اس ميں ذبح كردہ جانور كى حركت كا اعتبار نہيں ہو گا، كيونكہ ذبح كردہ جانور كى حركات منضبط نہيں ہوتيں، بلكہ كچھ كى لمبى اور زيادہ حركت ہوتى ہيں.

اور فرمان ہے:

جس کا خون بہے اور اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہو تو کھا لو "

اس لیے جب ذبح کردہ جانور سے خون بہے اور ذبح کرتے وقت وہ جانور زندہ تھا تو اس کا کھانا حلال ہے.

لوگ زندہ اور مردہ کے خون میں فرق کرتے ہیں، کیونکہ مردہ جانور کا خون جم کر سیاہ ہو جاتا ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے مرا ہوا جانور حرام کیا ہے کیونکہ اسمیں رطوبات جم جاتی ہیں.

لیکن جب خون جاری ہو جائے جو ذبح کردہ جانور سے نکلتا ہے، اور ذبح کے وقت وہ جانور زندہ تھا تو اس کا کھانال حلال ہے، اور اگرچہ یہ یقین ہو جائے کہ وہ مر جائیگا، کئی ایك صحابہ کرام نے یہ فتوی دیا ہے کہ جب جانور ذبح کے بعد اپنی دم ہلائے یا اس نے اپنی آنکھ جھپکی یا اپنی ٹانگ چلائی تو وہ حلال ہے، اور انہوں نے یہ شرط نہیں لگائی کہ اس سے قبل اس کی حرکت ذبح کردہ جانور سے زیادہ ہونی چاہیے.

صحابہ کرام نے یہی کہا ہے، کیونکہ یہ زندگی کی دلیل ہے، اور دلیل منعکس نہیں ہوتی، تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اگر اس میں یہ نہ ہو تو وہ مردہ ہے، بلکہ ہو سکتا ہے وہ زندہ ہو چاہے اس میں اس طرح کی چیز نہ پائی جائے، اور ہو سکتا ہے انسان سویا ہوا ہو، تو سوتے میں ہی ذبح کر دیا جائے اور اس میں اضطراب پیدا نہ ہو، اور اسی طرح بےہوش کو ذبح کیا جائے تو اس میں بھی اضطراب نہ ہو اور اسی طرح جانور بھی زندہ حالت میں ذبح کیا جائے تو حرکت کی کمزوری کی بنا پر اس میں اضطراب اور حرکت پیدا نہ ہو چاہے وہ زندہ ہی تھا، لیکن اس خون کا نکلنا جو صرف ذبح کردہ سے ہی خارج ہوتا ہے وہ مردہ جانور کا خون نہیں، وہ اس کے زندہ ہونے کی دلیل ہے, واللہ تعالی اعلم " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (35 / 237).

دوم:

اس بنا پر - میرے بھائی - آپ نے اپنے علاقے میں ذبح کے طریقہ کے متعلق جو معلومات بیان کی ہیں، کہ وہ ذبح کرنے سے قبل جانور کی حرکت کو شل کرنے کے لیے گولی فائر کرتے ہیں، یہ اس حالت میں جب ایسا کرنے والے کے گمان میں غالب یہ ہو کہ ایسا کرنے سے جانور کی موت واقع نہیں ہو گی بلکہ صرف اس کی حرکت شل کرنے کے لیے ہے، اور زندگی اس میں دوڑ رہی ہے اور اس کی روح نہیں نکلی، اور نہ ہی اس کی موت کا خدشہ ہے، تو اس طرح کے جانور کو اگر بعد میں شرعی طریقہ سے ذبح کیا جائے تو اس کا کھانا حلال ہے، اور ذبح کرنے میں آسانی پیدا کرنے کے لیے اس پر گولی فائر کرنے میں کوئی حرج نہیں.

ہماری ویب سائٹ پر بےہوش کرنے یا جانور کو سن کرنے کے بعد ذبح کرنے کا حکم بیان ہو چکا ہے، یہاں ہم مزید تفصیل کے لیے اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ کی طرف سے جاری بیان نقل کرتے ہیں:

اول:

جب کھانے والا جانور بجلی کا کرنٹ لگا کر بےہوش کر دیا جائے اور پھر اس کے بعد اسے ذبح یا نحر کیا جائے اور اس میں زندگی ہو تو اس کا ذبح شرعی ہے، اور اسے کھانا حلال ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے:

تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، اور اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں المآئدۃ (3).

دوم:

جب ذبح یا نحر کرنے سے قبل بجلی کا کرنٹ لگنے سے جانور کی روح نکل جائے تو وہ مردار شمار ہوگا اس کا کھانا حرام ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے:

تم پر مردار حرام کیا گیا ہے .

سوم:

ذبح یا نحر کرنے سے قبل جانور کو انتہائی وولٹ کا کرنٹ لگانا جانور کے لیے اذیت اور تعذیب کا باعث ہے، اور اسلام اس سے منع کرتا ہے، اور جانور کے ساتھ رحم و نرمی کرنے کا حکم دیتا ہے.

صحیح حدیث میں نبکریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے، اور جب تم قتل کرو تو قتل کرنے میں اچھائی اور احسان اختیار کرو، اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو، اور تمہیں چاہیے کہ اپنی چھری تیز کر لے، اور اپنے ذبح کردہ جانور کو راحت پہنچائے "

صحیح مسلم.

چہارم:

اگر بجلی کا کرنٹ کم وولٹ اور ہلکا ہو، کہ جانور کو تکلیف نہ دے، اور اس میں اس کے لیے مصلحت یعنی اس کی درد کم کرنا مقصود ہو، اس کی گردن کو ٹھنڈا کرنا اور اس کی مزاحمت کو کم کرنا مقصود ہو تو مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں شرعا کوئی حرج نہیں, واللہ تعالی اعلم " انتہی.

ماخوذ از: فقہ النوازل تالیف ڈاکٹر الجیزانی (4 / 251).

فقہ اکیڈمی جدہ کی قرار نمبر (94) میں درج ہے:

ا ـ شرعی ذبح میں اصل تو یہی ہے کہ جانور کو بےہوش نہ کیا جائے؛ کیونکہ ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ بمع شروط اور آداب ہی سب سے بہتر اور اچھا ہے، جس میں جانور کے ساتھ رحم، اور اس کے ذبح کرنے میں نرمی اور اس کی تکلیف کو کم کرنا شامل ہے.

مذبح خانہ اور ذبح کی نگرانی کرنے والے اداروں سے گزارش اور مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ بڑے جانوروں کو ذبح کرنے کے وسائل ترقی یافتہ حاصل کریں، لیکن اس کے ذبح میں اصل چیز بہتر اور اکمل طریقہ سےموجود ہو.

ب ـ اس کے ساتھ اس کا خیال رکھا جائے، کیونکہ بے ہوش کرنے کے بعد جو جانور شرعی طریقہ سے ذبح کیے جاتے ہیں جب ان میں فنی شروط پوری پائی جائیں جن سے ذبح کرنے سے قبل اس کی عدم موت کا ثبوت ملتا ہو تو اس کا کھانا حلال ہے.

ج ـ جس جانور کو ذبح کرنا مقصود ہو اسے ضرب لگانے والی سوئی والے پسٹل، یا گوشمالی یا ہتھوڑے وغیرہ جیسے پسٹل کےساتھ انگریزی طریقہ سے بےہوش کرنا جائز نہیں " انتہی.

حاصل یہ ہوا کہ: آپ نے جو طریقہ بیان کیا ہے اس طریقہ پر ذبح کردہ جانور کھانا جائز ہے، اور ان ذبح کردہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں.

مزید فائدہ اور تفصیل کے لیے آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (10339) اور (14308) اور (20805) کے جوابات.

واللہ اعلم .